Safeed Zaher by Rana Abu Bakar

Classic Urdu Material

مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

[Classic Urdu Material WhatsApp Channel]

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے ہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

[Classic Urdu Novels]

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

سفید زہر

رانا ابو بکر

یہ جنوری کے آخری دنوں میں سے ایک سرد دن تھا سردی فل شباب پر تھی سردی ہونے کے باعث سڑکیں سرِ شام ہی سنسان ہو جاتی تھیں رات کی تقریباً دو ڈھائی بج رہے تھے سارے اپنے لحافوں میں دبکے خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے سڑکوں پر کبھی کوئی اکادکا گاڑی زوں کی آواز کے ساتھ گزر جاتی پھر وہی پراسرار اسناٹا ٹبی لیٹ کے علاقے کی ایک سڑک کنارے ایک فقیر ٹاٹ کی شیٹ کے اوپر بیٹھا تھا اسکے جسم پر ایک بوسیدہ سا کمبل تھا جو کہ سردی روکنے کے لیے ناکافی تھا فقیر کی عمر اکیس بائیس سال سے زیادہ نہ تھی چہرے پر حماقت کے ڈونگرے برس رہے تھی یہ دنیا کا سب سے بڑا شاطر اور احمق اعظم علی عمران تھا اسکے گلے میں ایک تختی لٹکی ہوی تھی جس پر کندہ تھا

سلام

یہ بندہ اپنی بیوی کی دو فٹ لمبی زبان سے تنگ ہو کر گھر سے نکلا ہے اور اس طرح کی درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہے اگر کوئی خود بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہے تو اسے اپنا بھائی سمجھ کے دو تین سکے عنایت کرے

علی عمران مسلسل کچھ بربرارہا تھا اس سے کوی بعید نہیں تھی کہ اس سردی کے عالم میں ٹھنٹھے پانی سے غسل کررہا ہوتا جب بھی کوی گاڑی اسکے پاس سے گزرتی تو اسکی آنکھیں چمکنے لگتیں مگر جب وہ اسکے پاس نہ رکتی تو اسکی آنکھوں کی چمک کم ہو جاتی ظاہر ہے کوی جتنا بھی نیک کیوں نہ ہو اس سردی کے عالم میں اپنی گاڑی کے گرم ماحول کو چھور کر کسی فقیر کو پیسے دینے کے لیے گاڑی سے نیچے اترے اس کی امید کرنا حماقت تھی تھوری دیر بعد پھر ایک گاڑی تیز رفتاری سے آتی دکھای دی عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں گاڑی نے عمران کے پاس آکر فل قوت سے بریک لگای ٹائر احتیجاجا"چرچڑاے ٹائروں کے چرچڑانے کی آواز گھنگھور سناٹے کو چیرتی چلی گئ گاڑی کا دروزاہ کھلا ایک پچیس چھبیس سال کا نوجوان گاڑی سے اترا لباس سے وہ کسی سے امیر گھرانے کا چشم وچراغ معلوم ہوتا تھا سردی سے نوجوان کے دانت بج رہے تھے اسنے عمران کے پاس آکر اسے گھورا پھر اسنے عمران کے گلے میں لٹکی ہوی تختی پر نظریں جمادیں پھر تھوری دیر بعد اسنے وہاں سے نظریں ہٹا کر عمران کے چہرے ہر جمادیں جہاں حماقت کے سوا کچھ نہیں تھا نوجوان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئ لیکن اسکے برعکس اسکی آنکھوں مءں بے چینی کی لہریں دوڑ رہیں تھیں اچانک اسنے لب کھولے وائٹ ویڑن (سفید زہر) ہے

نوجوان کے لب سے یہ لفظ سن کر عمران کے منہ پر ایک پر مسرت مسکراہٹ آگئی اس سے پہلے کہ یہ مسکراہٹ نوجوان دیکھتا وہ چہرے پر سے رفو چکر ہو گئی جب کچھ دیر تک عمران خاموش رہا تو نوجوان پھر بولا

وائٹ ویژن ہے

اس بار لہجہ تھوڑا تلخ تھا

عمران نے مسمی سی صورت بنائی اور بولا

جناب یہ وائٹ ویژن کیا ہوتا ہے کہیں حال میں دریافت ہونے چوہے کے خالو کا نام تو نہیں

نوجوان نے تیز نظروں سے اسے گھورا مگر آنکھوں میں بے بسی کے آثار نظر آرہے تھے

جہنم میں جاو

وہ غرایا اور واپس گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے ابھی وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے عمران نے ہانک لگائی

بتاتے تو جایں

کیا بتاوں

نوجوان غصے سے پلٹا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جہنم میں جانے کا راستہ اگر ہو سکے تو جہنم تک لفٹ بھی دیں دیں

نوجوان نے مٹھیاں بھینچیں پھر سر جھٹک کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھ کر دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند کیا پھر گاڑی یہ جاوہ جا جیسے ہی گاڑی تھوری دور گئ پیچھے سے ایک اور گاڑی نکلی اور اس گاڑی کے پیچھے روانہ ہو گئ پچھلے والی گاڑی کو دیکھ کر اسنے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے اسکی توقع رہی ہو پھر وہ اٹھا اور کمبل کو اتار کر ایک طرف پھینکا اور ایک طرف دوڑ پڑا پھر تھوری دور ہی اسے اپنی گاڑی نظر آ گئ اسنے جلدی سے گاڑی کے دروازے پر چابی لگائ اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا دروازہ بند کے اسنے اپنا کوٹ اتارہ اور الٹا کر کے پہن لیا پھر اسنے گاڑی سٹارٹ کر اسی سڑک پر ڈال دی جہاں تھوری دیر پہلے دو گاڑیاں گئ تھیں ایک ہاتھ سٹرینگ پر رکھ کر اسنے ایک ہاتھ جیب میں ڈالا جب جیب سے ہاتھ باہر نکلا تو ہاتھ میں چیو نگم کا پیکٹ تھا پھر اسنے ایک پیس نکال منہ میں رکھا اور اسکو چلنے لگا گاڑی ۸۰ کی سپیڈ پر جا رہی تھی سڑک سنسان تھی اس لیے عمران کو ۸۰ کی سپیڈ پر گاڑی چلاتے ہوے کوی دکت نہیں ہو رہی تھی پھر تھوری دیر بعد گاڑی ۱۰۰ کی سپیڈ سے رواں دواں تھی عمران کو اب تشویش ہونے لگی کیوں کہ ابھی تک دونوں گاڑیوں میں سے ایک بھی نظر نہیں آی تھی پھر اسے دور ایک گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی جھلک محسوس ہوی عمران نے تیز رفتاری کا مظاہرہ کیا اور اسکے قریب پہنچ گیا یہ وہی گاڑی تھی جو کہ نوجوان کی گاڑی کے تعاقب میں روانہ ہوی تھی اب تینوں گاڑیاں ایک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دوسرے کا تعاقب کرتی ہویں نامعلوم مقام کی طرف رواں دواں تھیں پھر عمران نے کسی خیال کے تحت واچ ٹرانسمیٹر کا مخصوص بٹن دبایا پھر ہاتھ منہ کے قریب کر کے بولا عمران کالنیگ اور عمران نے دو تین مرتبہ جملہ دہرایا اور خاموش ہو گیا دفعتاً ٹرانسمیٹر میں سے آوز ابھری تنویر سپیکنگ اور کیا حال ہے ٹھیک ٹھاک ہو فارغ بیٹھا تھا سوچا تمہاری خیر خیریت ہی دریافت کر لوں میں خیریت سے ہوں تمہاری خیریت مطلوب ہے اور یہ کون سا وقت ہے خیریت دریافت کرنے گا ویسے بھی ابھی میں ذرا ایک کام سے کہیں جا رہا ہوں گاڑی میں ہوں بعد میں بات کرتا ہوں اور عمران اسکی بات سن کر مسکرایا تنویر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیوں کے اسکے خیال سے اس بار ایکسٹو نے عمران کے بجائے اسکو ترجیح دی ہے اسکو نہیں پتا تھا کہ اسکے پیچھے جو گاڑی آ رہی ہے اس میں عمران ہی براجمان ہے دراصل عمران نے ہی بطور ایکسٹو اسکی ڈیوٹی ٹبی لیٹ کے اس سڑک کنارے لگائی تھی اور حکم دیا تھا کہ وہاں اسے ایک فقیر کی نگرانی کرنی ہے اگر کوی گاڑی اسکے پاس آ کر رکے اور پھر چل پڑے تو اسے اس گاڑی کا تعاقب کرنا ہے جب تک تنویر ایکسٹو کو کوستا ہوا ٹبی لیٹ پہنچا اس سے پہلے پہلے عمران وہاں فقیر کا روپ دھار کر بیٹھ گیا تھا تم کیا سمجھتے ہو مجھے کچھ خبر نہیں کہ تم کس ضروی کام جا رہے ہو مجھے پتا ہے تم اس وقت ٹبی لیٹ کی فلاں سڑک پر ایک گاڑی کا تعاقب کر رہے ہو بس یہ بتا دو کہیں اس میں لڑکی وڑکی تو نہیں اور اوہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں کسی گاڑی کا تعاقب کر رہا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہوں اور آواز میں حیرت اور غصہ کے ملے جلے تاثرات تھے ننھے لڑکے اگر تمہارہ چوہا تم سے کام لینا شروع کر دے ناتو بس سیکرٹ سروس کا اللہ حافظ ہے کافی دیر سے تمہاری گاڑی کا تعاقب کر رہا ہوں اور تمہیں خبر تک نہ ہوی واہ رے کیا شان ہے تیری مولا کیسے سیکرٹ ایجنٹ بھیجے اس جہاں میں اچھا چھورو اب ایسا کرو اگلے موڑ پر تم گاڑی دوسری طرف موڑ لو تا کہ میں براہ راست اس کا تعاقب کروں اور ہاں گھر جا کہ گرم لحاف میں دبک جاو کہیں بی بی کو سردی ہی نہ لگ جائے اور بکواس بند کرو میں جا رہا ہوں پتا نہیں کیسے چیف سے پالا پڑ گیا میرا ۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۱ اسنے اور بھی بے نقط سنایں ایکسٹو کو مگر عمران ٹرانسمیٹر بند کر چکا تھا اسکے چہرے پر حماقت کے آثار صاف دکھای دے رہے تھے پھر تھوری دیر بعد موڑ آنے پر تنویر نے گاڑی موڑ لی اب عمران گاڑی کا براہ راست تعاقب کر رہا تھا دفعتاً اگلی گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئ پھر اس میں سے وہی نوجوان اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سڑک کنارے بیٹھے ہوے ایک اونگھتے فقیر کے پاس جا کے رک گیا عمران نے گاڑی کافی فاصلے پر روک لی وہ بھی باہر نکلا اور سڑک پر لیٹ کر رینگتا ہوا ان سے اتنے فاصلے پر پہنچ گیا جہاں سے وہ ان کی آوازیں باآسانی سن سکتا تھا پھر تھوری کھٹ پٹ کی آواز سنای دی عمران انکی آوازوں پر ہی اکتفا کر رہا تھا وہ نوجوان کی گاڑی کے اوٹ میں کھڑا تھا اگر وہ انکو دیکھنے کے لیے تھورا سا بھی سر اٹھاتا تو دیکھ لیا جاتا ظاہر ہے دیکھ لیے جانے کی صورت میں اسکا یہ سارہ ڈرامہ کرنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا یہ لو تین

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پیکٹ اور تین ہزار میرے حوالے کر دو فقیر کی آواز اوہ پچھلی بار تو ایک پیکٹ سات سو کا ملا تھا اب ہزار کا خیر چھورو یہ لو تین پزار گن لو نوجوان کی آواز تھورے کے وقفے کے بعد فقیر کی آواز ابھری جو کہ غالباً نوٹ گن رہا تھا ٹھیک پورے ہیں اب چلتے پھرتے نظر آو وہاں میرا کسی سے ذکر نہ کرنا میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ماں باپ اپنے جواں سال بیٹے کی موت پر بین کریں آواز میں درندگی تھی ٹ ٹی ٹھیک میں کسی سے سے تمہارہ ذکر نہیں کروں گا نوجوان کی آواز آواز میں خوف کے آثار بدرجہ اتم موجود تھے اسی میں تمہاری بھلای ہے اب جاو پھر قدموں کی آواز کو عمران اپنی طرف آتا سن کر جلدی سے رینگتا ہوا اپنی گاڑی تک پہنچ گیا نوجوان گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا عمران سوچ میں پر گیا اب کیا کرے اسنے سوچا حماقت ہوی جو تنویر کو واپس بھیج دیا اگر تنویر ہوتا تو وہ اس فقیر کی نگرانی کرتا اور عمران نوجوان کا تعاقب پھر اسنے ایسے سر ہلایا جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور نوجوان کے تعاقب میں روانہ ہو گیا اس بار نوجوان بڑے تحمل سے گاڑی چلا رہا تھا عمران نے واچ ٹرانسمیٹر اپنے ہاتھ سے اتاری اور اس پر فریکونسی سیٹ کرنے لگا پھر تھوری دیر بعد وہ بلیک زیرو کو حکم دے رہا تھا بلیک زیرو! تم فوراً تنویر کو ہدایت دو کے ٹی لیٹ علاقے کی وسطی سڑک شروع میں ہی ایک فقیر فٹ پاتھ پر بیٹھا ہو گا اسکو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دے اور ہاں اسے کہنا پوری احتیاط سے کام لینا اور یس سر میں ابھی کہتا ہوں اور گڈ اور اینڈ آل اب عمران سکون سے بیٹھا تعاقب

کر رہا تھا اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھوری دیر تک کھنگالتا رہا پھر ایک سرد آہ بھر ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا ہاتھ میں چیونگم کا خالی پیکٹ لہرا رہا تھا ہائے میری جان تم تو ختم ہو گئی اب کہاں تلاش کروں تمہیں پھر خالی پیکٹ کو باہر پھینک کر ایسے منہ چلانے لگا جیسے کہ منہ میں چیونگم کے دو تین پیس ہوں تھوری دیر بعد اگلی گاڑی ایک کالونی میں داخل ہو رہی تھی پھر دو تین بعد اگلی گاڑی ایک بہت بڑی کوٹھی کے سامنے رک گئی پھر نوجوان باہر نکلا عمران نے محسوس کیا کے نوجوان کے قدم لڑکھرا رہیں ہیں پھر اسنے کوٹھی کے دروازے پر چابی لگای اور اندر چلا گیا پھر پانچ منٹ بعد ایک ملازم ٹائپ آدمی آنکھیں ملتا ہوا باہر نکلا اسکے چہرے پر برہمی آثار تھے اسنے کوٹھی کا دروازہ پورا کھول دیا اب عمران کا ادھر رکنا بیکار تھا ظاہر ہے اب اسنے گاڑی اندر کرنی تھی عمران نے کوٹھی کی پیشانی پر لکھا ہو منہاج منزل ذہن نشین کر لیا تھا اب اسکی گاڑی کا رخ فلیٹ کی طرف تھا اسنے سوچا فقیر سے پوچھ گھوچ صبح ہی کرلوں گا تھوری ہی دیر بعد وہ اپنے لحاف میں دبکا بلیک زیرو سے رپورٹ لے رہا تھا وہ کہ رہا تھا یہ دو دن پہلے کے بات تھی سر سلطان کے قریبی دوستوں میں سے ایک جنکا نام سر احمد فراز تھا انکا ایک ہی اکلوتا سر فرزند تھا جسکا نام افتخار تھا اسکی لاش سڑک کنارے اس حالت میں پڑھی ہوی تھی کہ منہ سے جھاگ نکل رہا تھا چونکہ سر احمد فراز نے عوام کی خدمت کے لیے دو تین فلاحی اسپتال قائم کیے اور وہ آے دن غریب عوام کی مدد کرتے رہتے تھے اسلیے عوام میں کھلبلی مچ گئی اور پولیس کو ایکشن

میں آنا پڑا تنقیش شروع ہوی آخر کا تنقیش مکمل ہونے کی صورت میں جو معلومات ملیں وہ یہ تھیں کہ پوسٹمارٹم کی رپورٹ کہ رہی تھی کہ نوجوان کے معدے میں سفید پوڈر (ہیروئن) کی ایک بڑی مقدار ملی ہے جو کی افتخار کے موت سبب بنی آخر ایک دو ہفتہ تک تنقیش ہوتی رہی مگر کوی مدلل ثبوت نہ ملا کہ وہ کون تھا جس نے افتخار کو یہ پوڈر فراہم کیا پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ بھی بتا رہی تھی کہ افتخار پہلے بھی سفید پوڈر کا استعمال کرتا رہا ہے دو ہفتوں میں عوام کا جوش و خروش میں کم ہو گیا اور پولیس والے بھی اکتا گ ئے مگر سر احمد فراز اپنے بیٹے کی موت کو نہ بھلا پائے سر سلطان ان دنوں ایک کام کے سلسلے میں ملک سے باہر تھے جب وہ آے تو انہیں ساری باتوں کی خبر ہوی تو انہیں بہت دکھ ہوا انکے سامنے مرحوم افتخار کا چہرہ گھوم گیا ابھی اسکی عمر ابیس اکیس سال تھی پھر سر سلطان تعزیت کرنے کے لیے گ ئے باتوں باتوں میں افتخار کے قاتل کی بات چھڑ گئ سر سلطان نے محسوس کیا کہ سر احمد فراز اپنے بیٹے کے قاتل کے نہ ملنے پر بہت غمگین ہیں اچانک سر سلطان کے ذہن میں عمران کا خیال آیا اگر عمران اس کیس پر کام کرنے پر رضا مند ہو جاتا تو یقیناً تھوڑے ہی دنوں میں قاتل کی گردن ان کے ہاتھ میں ہوتی پھر انہوں نے عمران سے اس سلسلے میں بات کی پہلے تو اسنے طنزیہ لہجے میں کہا کہ واہ اب اس ملک کی سیکرٹ سروس ایک قاتل کا سراغ لگاتی پھرے مگر جب سر سلطان نے افتخار کی والدہ کے رونے کا منظر کھنچا اور کہا کہ میرے خیال سے یہ پورا ایک گروہ ہے جو کے ہماری نوجوان نسل کو تباہی کی

طرف دھکیل رہاہے اور بھی دلیلیں دیں تو عمران کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا اسکی نظروں کے سامنے سے کئ دنوں سے اس قسم کی خبریں گزر رہیں تھیں مگر کچھ کیسس میں الجھا ہونے کی وجہ سے ان پر اتنا دھیان نہیں دے پایا تھا اب وہ سوچ رہا تھا اس گروہ کا سدباب کر دینا چاہیے پتا نہیں یہ گروہ کتنے لوگوں کے گھر اجار چکا تھا اسنے اس کیس پر کام کرنے کی حامی بھر لی پھر اسنے اپنے طور پر تنقیش شروع کی پہلے تو اسنے اسکے سارے خاندان کے لوگوں کو کنگھالا ایک ایک سے پوچھ گوچھ کی مگر کوی بھی شخص ایسا نہ ملا کہ جس پر شک کیا جا سکتا ہو

کہ یہ اس گروہ کا آلا کار یا افتخار کا قاتل ہے اب اسنے اسکے بہت قریبی دوستوں سے پوچھ گوچھ کی اسکے سارے دوست تقریباً تقریباً شریف تھے مگر اسکا ایک دوست جسکو اسکے دوسرے دوستوں کے بیان کے مطابق افتخار اسے اپنا سب سے اچھا دوست یعنی بیسٹ فرینڈ کہتا تھا جب اس ست پوچھ تاچھ کی تو عمران کو اس پر شک گزرا سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اسکی آنکھوں کے سرخ رنگ کے بڑے ڈورے تھے جو کہ اس چیز کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ یہ بندہ بہت سالوں سے سفید پاوڈر کا رسیا ہے مگت عمران نے اس پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ سے پہچان چکا اسنے بس اتنا کیا کہ جولیا کو اسکی کوٹھی کی نگرانی پر لگا دیا کیوں کہ ابھی اس کے پاس کوی واضح ثبوت نہیں تھا کہ یہ اس گروہ کا آلا کار ہے پھر ایک دن رات کو ڈھیر بجے جولیا نے ایکسٹو کو رپورٹ دی کہ وہ نوجوان کے تعاقب میں ہیں اور وہ عجیب عجیب سی

حرکتیں کر رہا ہے اکیسٹو کے استفسار کرنے پر اس نے بتایا کہ وہ سڑک کنارے بھیٹھے ہوئے ہر فقیر کے پاس گاڑی روکتا ہے پھر ان سے دو تین باتیں کرتا ہے پھر واپس گاڑی میں آ کے بیٹھ جاتا ہے اب تک وہ پانچ چھے فقیروں سے ایسی حرکتیں کر چکا ہے اکسٹو نے اسے حکم دیا کہ وہ واپس چلی جاے اور اسے اس سڑک کا بتادے اب جہاں وہ اس کا تعاقب کر رہی ہے جولیا نے وہ سڑک بتادی ایکسٹو جو کہ عمران ہی تھا اسنے تنویر کو حکم دیا کہ ٹبی لیٹ علاقے کی فلاں سڑک پر ایک فقیر بیٹھا ہو گا اس کی نگرانی کرے اگر کوی گاڑی اسکے پاس آ کر رکے اور پھر چل دے تو وہ اس کا تعاقب کرے تنویر کو یہ حکم دے کر اسنے جلدی سے فقیر کا روپ دھارہ اور اس سڑک پر جا کہ بیٹھ گیا جہاں تنویر کو اسنے ایک فقیر کی نگرانی کرنے کا کہا تھا عمران اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا اب تنویر عمران کی نگرانی کر رہا تھا اور عمران افتخار کے اس دوست کا انتظار جو کہ ہر فقیر سے بات کر کے گاڑی میں بیٹھ جاتا تھا

پھر اسکے اندازے کے عین مطابق تھوری دیر بعد نوجوان اسکے سامنے کھڑا اس سے وائٹ وژن کا پوچھ رہا تھا اس ساری کاروای کے بعد اب وہ اس فقیر کے سامنے کھڑا تھا جسکو گزشتہ رات تنویر نے اغوا کیا تھا

سلاما لیکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلاے ہوے لہجے میں کہا

واسلام کیا چاہتے ہو مجھ سے

وہ جھنجلا کر بولا

یار میں تو ایک چیز ہی چاہتا ہوں مگر میرے چاہنے یہ نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے جب دونوں کی رضامندی ہو تو پھر بات بنتی اٹھا دے ہاتھ اور دعا کر دے میرے بارے میں بس اگر میری شادی ہو گئی نا تو تمہیں مٹھائی کے اکھٹے تین ڈبے دوں گا

عمران بولنے پہ آیا تو بولتا ہی چلا گیا جب وہ رکا تو اس نے فقیر کی طرف ایسے بوکھلا کہ دیکھا جیسے وہ اس جو یہ باتیں نہ بتانا چاہ رہ ہو

اوہ خدا میں یہ کس پاگل خانے مءں پھنس گیا

وہ بڑبڑایا

جب سفید پوڈر بیچ کر لوگوں کے گھر اجارتے تھے تب خدا یاد نہیں آتا تھا

عمران نے طنز کیا

فقیر چونک پڑا اسنے عمران کے چہرے پر نظر ڈالی تو کانپ اٹھا جہاں کچھ دیر پہلے حماقت برس رہی تھی اب اسکی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی

ک کی کیسی باتیں کر رہے ہو کیسا سفید پاوڈر میں نے تو کبھی اسکا نام بھی نہیں سنا فقیر کے چہرے سے صاف پتا لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے

میرے حیال سے مجھے تمہاری یاداہشت واپس لانی ہی پڑے گی

عمران نے اٹھتے ہوے کہا پھر وہ فقیر کے قریب آیا اچانک اس نے ایک زوردار گھونسہ اس کے ناک پر دے مارہ فقیر کے ایک کرسی کے ساتھ بندھا تھا وہ کسمکایا

شرافت سے بتادو کہ اس گروہ میں کون کون ایسا ممبر ہے جسے تم جانتے ہو اور یہ سفید پاوڈر تمہیں کون مہیا کرتا ہے

عمران غرایا دفعتاً اسے کی نظروں کے سامنے سے افتخار کی والدہ کا بین کرتا چہرہ گزرا اس کا منہ سرخ ہو گیا

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں اسکے بعد میں ہاتھوں کی زبان سے باتیں کروں گا

عمران نے فقیر کو گھورا مگر فقیر کچھ نہ بولا عمران نے جیب میں سے ایک چاقو نکالا عمران کو چاقو نکالتا دیکھ کر فقیر کی آنکھوں میں خوف کے سائے پھیلنے لگے عمران نے بغیر کچھ بولے چاقو والا ہاتھ لہرایا ادھر فقیر کی چیخ سے پورا کمرہ گھونج اٹھا فقیر کا ایک کان سرے سے ہی غائب ہو چکا تھا فقیر بڑی طرح ترپ رہا تھا عمران نے پھر ہاتھ اٹھایا اسکے ہاتھ کو اٹھتا دیکھ کر فقیر کراہا

نہ ظالم آدمی نہ کرو میرے اوپر تشدد میں سب کچھ بتاتا ہوں

عمران نے ایسے سر ہلایا جیسے اس کو اس کی توقع رہی ہو پھر اسنے کرسی کھینچی اور فقیر کے قریب بیٹھ گیا فقیر کے کان سے خون پانی کی طرح بہ رہا تھا عمران نے بلیک زیرو کو آواز دی تھوری دیر بعد قدموں کی آواز ابھری پھر بلیک زیرو کمرے میں داخل ہوا

اس کی بینڈ تیج کر دو

عمران بولا

اچھا

بلیک زیرو نہ کہا پگر وہ اپنی کام مءں مشغول ہو گیا وہ بڑی مہارت سے فقیر کے کان کی بینڈ تیج کر رہا تھا اتنی دیر میں عمران جیب میں ست چیونگم نکال کر اس سے شغل کر رہا تھا تھوری فیر بعد بلیک زیرو اپنا کام کر کے جا چکا تھا اب عمرا پوری طرح ہمہ تن گوش تھا

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نوکری کے سلسلے میں بہت پریشان رہتا تھا جگہ جگ انٹرویو دے دے کر میں تھک چکا تھا مگر ہر ادارہ دو چیزیں مانگتا تھا جو کہ میرے پاس نہیں تھیں ایک سفارش اور دوسری رشوت اب گھر والوں سے الگ طعنہ سننے پڑتے میرا ایک جگری دوست تھا ہم دونوں اکھٹے پڑھ کے فارغ ہوے تھے وہ بھی ان دنوں نوکری کی تلاش میں مارہ مارہ پھر رہا تھا پھر کئ دن کی ملاقات کے بعد میں اس سے ملا تو وہ مشکل سے ہی پہچانا جا رہا تھا جسم پر عمدہ ساتھری پیس سوٹ تھا پاوں میں

ایک بہت اچھ کمپنی کی جاتی ہاتھ میں عمدہ قسم کا موبائل نظر آرہا تھا میں نے اس سے پوچھا تمہیں کہاں جاب ملی تا کہ میں بھی اہیں اپلاے کروں اسنے ہنس کر کہا

دیمو ہفتہ کو میرے ساتھ چلیں میں تجھے ایک ایسی جاب دلاوں گا کے تیری عیشیں ہی عیشیں ہو گیں میں خوشی خوشی رضامند ہو گیا پھر ہفتہ کی رات کو وہ تقریباً ا بجے وہ میرے گھر آیا میں اسکا ہی منتظر تھا پھر اسنے مجھے اپنی گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی فل سپیڈ پر چھور دی میں اسکی گاڑی دیکھ کر حیران ہو گیا کیوں کہ دو دن پہلے تو اسکے پاس ایک پڑانی موٹر سایئکل تھی میرے استفسار کرنے پر اسنے بس اتنا کہا کہ یہ سب اس جاب کا کمال ہے آدھے گھینٹے بعد میں نے محسوس کیا کہ ہماری گاڑی شہر سے باہر جانے والی سڑک پر ہے میں خاموش بیٹھا رہا تھوری دیر بعد اسنے گاڑی ایک جگہ روک دی پھر اسنے گاڑی لاک کی اور مجھے اپنے ساتھ لے کے چل پڑا یہ ایک سنسان سی سڑک تھی جس کے دونوں طرف درختوں کا طویل سلسلہ تھا پھر اچانک ایک درخت پر دیا چلتا دکھای دیا میرے دوست کا رخ بھی اس طرف ہو گیا پھر ہم درختوں کے اندر گھست چلے گۓ پھر دیا ہماری راہنمای کرتا رہا پھر ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پر درخت کا نام ونشان تک نہ تھا بلکہ وہاں ایک خاکی رنگ کا خیمہ نصب ے ھا جس میں سے چھنک چھنک کر آتی ہوی روشنی ماحول کو اور بھی پر اسرا بنا رہی تھی پھر ہم اس خیمی میں داخل ہوے یہ ایک بڑا خیمہ تھا جس میں بیس کے قریب کرسیاں پڑیں تھیں سب پر ایک ایک آدمی بیٹھا ہوا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھا شکل صورت سے وہ پڑھے لکھے معلوم ہوتے تھے ہمیں دیکھ کر سب نے سر کو خم کیا پھر میرے دوست نے بھی اس طرح کیا اور میں نے بھی اسکی تقلید کی پھر ہم بیٹھ گئے سب خاموش تھے اچانک خیمہ کا پردہ ہٹا اور ایک نقاب پوش اندر داخل ہوا اسکے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا اسنے وہ بریف کیس ٹیبل پر رکھا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا جو کہ دوسری کرسیوں کی نسبت تھوڑی بڑی تھی

جیسا کے آپ سب کو معلوم ہے کہ ہمارہ مشن کیا ہے اسی مشن کے تحت پچھلی میٹنگ میں میں نے آپ سب کو وائٹ ویژن کے پانچ پانچ پیکٹ دیے تھے جنہیں آپ نے بیچنا تھا کس کس نے سارے پیکٹ سیل کر دیے آواز میں کرختگی تھی

پھر ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرے علاقے میں کچھ لوگ پہلے ہی وائٹ ویژن کے آدی تھے اس لیے انہوں نے اسکو ہاتھوں ہاتھ لیا اور منہ مانگے دام دیے

نوجوان کے خاموش ہوبے پر نقاب پوش بولا

کیا تم نے انکو بتا دیا کہ اگلی بار وائٹ ویژن کہاں سے ملے گا اور کس جگہ سے ملے گا

ہاں میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ آیندہ یہ پیکٹ مجھ سے نہیں ملیں گیں بلکہ ٹبی لیٹ کے علاقے کی وسطی سڑک پر فٹ پاتھ پر بیٹھے فقیروں سے ملے گا

پھر سب باری باری اپنی رپوٹ دیتے گ ئے تقریباًسب نے ہی تمام پیکٹ سیل کر دیے تھے نقاب پوش بولا

ٹھیک سب کی رپورٹ حوصلہ افزااور میں دیکھ رہاہوں تم سب اپنے ساتھ ایک ایک نیا آدمی لاے ہو انکو تم کام بتادیناجو انہوں نے کرنا ہے

پھر اسنے بریف کیس کھولا بریف کیس آدھاہزار اروالے نوٹوں سے بھر اہوا تھااور آدھا چھوٹے چھوٹے پیکٹوں سے بھر اتھا نقاب پوش نے ایک ایک نوٹوں کی گدی نکالی اور سب کو ایک ایک دی ان میں سے ایک میرے حصے میں بھی آی پھر اسنے سب کو دس دس پیکٹ دے دیے اور کہنے لگا

اگلا ٹارگٹ تمہارہ یہ ہے کے دس پیکٹ اگلے ہفتے تک بیچنے ہیں اور ہاں اس بار تم نے رات کو ٹبی لیٹ کے علاقے میں سڑک کنارے فقیروں کا روپ دھار کر بیٹھنا ہے اور ہاں ایک دوسرے سے کافیفاصلہ پر بیٹھنا ہے تمہارے کسٹمر تم سے وہیں رابطی کر لیں گیں اور ہاں اگر تم میں سے کسی نے پولیس کا انفارم کرنے کا سوچا بھی تو اسکے ماں باپ کو میرے یاتھوں سے کوی نہیں بچاسکے گا

اس بار نقاب پوش کی آواز کیاآواز میں درندگی تھی

میٹنگ برخاست ہوی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ کہ کر وہ اٹھ گیا اسکے بعد سارے ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگیں جب ہم اپنی گاڑی میں آکر بیٹھے تو میرا دوست مجھے کہنے لگا

پھر کیا خیال ہے تمہارہ یہ پیکٹ اگلے ہفتے تک بیچ دینا اور ادھر آجانا

پہلے تو میں نے سوچا کہ نہ کر دوں مگر پھر مجھے اپنے گھر کے حالات نظر آنے لگے اس دن سے میں اس کام ملوث ہوں

فقیر کسی ٹیپ ریکارڈ کی طرح بولتا چلا گیا

عمران نے اسکو گھورا پھر ایک طویل سانس لی اور چیو نگم کچلنے لگا غالباً وہ اس معاملے کہ بارے میں کوی لائحہ عمل تیار کر رہا تھا عمران کرسی پر بھیٹھا کسی سوچ میں گم تھا اچانک بلیک زیرو بول اٹھا

سر اب کیا کرنا میرے خیال سے انکا سدباب ہو جانا چاہیے

یار ایک تو تم بے توقع بولتے ہو جب بھی بولتے میں اپنی شادی کے خرچوں کا حساب لگا رہا تھا بس سب کو جمع کرنے ہی والا تھا کہ تم نے کسی ماسی رشیدہ کی طرح آکے ٹانگ پھسادی میرے سارے خرچوں کا حساب چوپٹ ہو گیا ہے کوی تک

عمران نے کھا جانے والی نظروں سے بلیک زیرو کو گھورا دوبارہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں بلیک ذیرو مسکرا رہا تھا دفعتاً عمران گویا ہوا

میں سوچ رہا ہوں میرے خیال سے وہ نوجوان (فقیر) جس کو تنویر پکڑ کے لایا ہے وہ شاید اپنے ان بیس ساتھیوں کے پتے بھی بتا دے جس کا اس نے ذکر کیا تھا مگر یہ سب کارندے ہیں اور ہیں بھی ہمارے ملک کے ہی ناسور جو کہ اپنے ہی ملک کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں اگر ہم انکو پکڑ کر ملٹری کی تحویل میں دے بھی دیتے ہیں تو اصل مجرم جو کی انکو سفید زہر فراہم کرتا وہ پھر بھی کھلے عام دندناتا پھرے ویسے بھی ہمیں ان سے کوی فائدہ نہیں عمران کی کیشادہ پیشانی پر شکنیں ابھر آیں تھیں دفعتاً اس نے دراز میں سے ٹرانسمیٹر نکالا پھر فریکونسی سیٹ کرنے لگا پھر تھوری دیر بعد وہ تنویر سے بات کر رہا تھا یہ ایک خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جس پر اوور کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی

تنویر

یس سر

کیا رپورٹ ہے

سر ابھی تک تو نہ کوی کوٹھی سے باہر نکلا ہے اور نا ہی کوی ملاقات کے لیے اندر گیا ہے

گڈ کہیں ایسا تو نہیں دوران نگرانی تمہیں اونگھ آ گی ہو اور اس وقت کوی باہر نکل گیا ہو

اس بار عمران کے لہجے میں سرد مہری تھی کہ ساتھ بیٹھا بلیک زیرو بھی کانپ اٹھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نو سر ایسی کوی بات نہیں میں دار چاک و چو بند تھا چاک و چو بند رہنے کے لیے میں ایک مگا کافی کا ساتھ لے آیا تھا رات بھر اسکی چسکیاں لگا تا رہا اس وجہ سے اونگھ

غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرو

عمران نے اسکی بات کاٹتے ہوے کہا

سوری سر آئندہ احتیاط برطوں گا

تنویر کی آواز میں خوف کی آمیزش تھی

اچھا سنو اب تم وہاں سے ہٹ جاو اور گھر جا کہ آرام کر و رات کے سوئے نہیں

اس بار عمران کی آواز میں کافی حد تک نرمی تھی

یس سر

اور اینڈ آل

تنویر کو ہٹانے سے پہلے آپ کسی ممبر کو وہاں بھیج دیتے ایسا نہ اس دورانیہ میں کوی کوٹھی سے راہ فرار اختار کر لے

جیسے ہے عمران نے ٹرانسمیٹر رکھا بلیک زیرو بول اٹھا

نہیں اب مجھے ان کی طرف سے کو پریشانی نہیں میں نے تنویر کو اس لیے وہاں سے ہٹایا ہے کہ کہیں وہ ان لوگوں کی نظروں میں نہ آجائے جو اس گروہ کی پشت پر ہیں اب میرا مشن ان پر ہاتھ ڈالنا ہے

تھوڑے توقف کے بعد عمران نے دوبارٹرانسمیٹر اٹھایا اور فریکونسی سیٹ کرنے لگا

ہیلو جولیانافٹر واٹر

یس سر

کہاں ہو اس وقت

سر اپنے فلیٹ میں بیٹھی بور ہو رہی ہوں ابھی

جتنی بات پوچھی گئ اسکا جواب دیا کرو آئندہ خیال رکھنا عمران کا لہجہ سرد تھا

سوری سر

جولیا کی سہمی سی آواز ابھری

ہمم کل ہفتے کی شام کو ۱۰ بجے تک تمام ممبروں کو لے کر دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جانا

یس سر سر وجہ پوچھ سکتی ہوں

کل شام دور نہیں

عمران غرایا

پھر جولیا کی بات سنے بغیر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیر آف کر دیا

کالے صفراب جو میں تمہیں باتیں بتا رہا ہوں غور سے سنو اور ذہن نشین کر لو کل تم نے یہی باتیں میٹنگ میں کہنی ہیں

یس سر

پھر عمران اسکو میٹنگ میں کرنے والیں بتیں بتانے لگا پانچ دس منٹ تک لیکچر دینے کے بعد اسنے بلیک زیرو کو گھورا

بس یہ باتیں ایسے ذہن نشی کر لو جیسے مولوی صاحب کو خطبہ نکاح یاد ہوتا ہے

آخری جمل کہتی ہوے عمران نے بلیک زیرو کو آنکھ ماری

بلیک زیرو مسکرانے لگا اور عمران پیکٹ میں سے چیونگم کا ایک پیس نکال کر منہ میں رکھ چکا تھا اور اسے کچلتے ہوے آپستہ آہستہ سر ہلا رہا تھا

جولیا سارے مبرز کو اکھٹا کر کے ۱۰ بجے دانش منزل کے میٹنگ روم میں بیٹھی ہوی تھی ممبروں میں تنویر خاور نعمانی خاور اور صفدر تھے عمران کوی نام ونشان نہیں تھا

شکر ہے اس بار عمران نہیں ہے وہ ہوتا تو سر ہی کھا لیتا

تنویر بڑبڑایا

تمہیں اس کے بارے میں ایسا کہنے کا کوی حق نہیں

جولیا بولی تنویر نے ایسے دانت کچکچائے جیسے عمران سامنے ہوتا تو اسے کچا ہی چبا جاتا صفدر ان دونوں کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہا تھا

کچھ معلوم ہے مس جولیا کہ کیا مشن ہے اس دفعہ

دفعتاً صفدر نے زبان کھولی

میرے حیال سے میں کچھ جانتا ہوں

تنویر مسکرایا جولیا سمیت سارے چونک پڑے

کیا مطلب

پھر تنویر انکو ساری بات بتای کے کیسے اسنے دو دن پہلے عمران کی نگرانی کی پھر اسنے ایک گاڑی کا تعاقب بھی کیا

ہمم اسکا مطلب اس بار کوی گہرا چکر ہے

جولیا نے سرد آہ بھری دل ہی دل میں وہ سوچ رہی تھی کہ ابھی تک یہ شیطان کیوں نہیں آیا

اچانک دروزے کی طرف سے آواز آی

بندہ ملکہ پولیا اور اس کے بھای منویر کے سامنے آنے کی اجازت چاہتا ہے

بھلا عمران کے سوا اور کون ہو سکتا تھا

اندر آتے ہو یا اٹھ کے خود آوں لینے

جولیا جنجھلای

عمران بوکھلاے ہوے انداز میں اندر داخل ہوا چہرے پر ازلی حماقت چھای ہوی تھی

اے یہ تم نے میرا اور مس جولیا کا نام کیوں الٹ لیا

تنویر پھٹ پڑا

مس جولیا نہیں بلکہ جولیا بہنا کہو پیارے

عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوے تنویر پر جملہ کسا

خاموش ہو جاو عمران ورنہ مار بیٹھوں گیں

جولیا نے تیز نظروں سے عمران کو غورا

چچ چچ کیا زمانہ آگیا ہے جوان سال بھای کے ہوتے ہوے تم مجھے مارتی اچھی لگو گی لاحولا ولا قوہ ارے یہ بھای کس مرض کی دعا ہے

عمران نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا پھر ایسے سر ہلانے لگا جیسے بہت افسوس ہوا ہو اب معاملہ تنویر کے بس سے باہر ہو چکا تھا وہ اپنی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ ٹیبل پر پڑے ٹرانسمیٹر میں سے ایکسٹو کی آواز ابھرنے لگی

ہیلو جولیا

یس سر

کیا تمام ممبر موجود ہیں

یس سر

غور سے سنو یہ معاملہ سر سلطان کے ایک دوست کے بیٹے موت سے شروع ہوا تھا جس کی موت پوسٹمارٹم کی رپورٹ کے مطابق وائٹ ویژن کی زیادہ مقدار کھانے کی وجہ سے ہوی تھی پولیس اپنے طور پر ایک ہفتہ تک تنقیش کرتی رہی مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اسکو کس نے اتنی بڑی مقدار وائٹ ویژن کی مہیا کی ان دنوں سر سلطان غیر ملکی دورے پر ملک سے باہر تھے جب وہ واپس آے ے و انہیں اس ادونہاک واقعے کی خبر ہوی وہ اظہار تعزیت کرنے کے لیے اپنے دوست کے گھر پہنچ گ ئے باتوں باتوں میں انکو ساری باتیں پتا چلیں انہوں نے سوچا کہ اس گروہ کا سدباب ہونا چاہیے اس کے لے انہوں نے عمران سے رابطہ کیا

ایکسٹو سانس لینے کے لیے رکا سارے ہمہ تن گوش تھے جبکہ عمران عمران کرسی پر پڑا خراٹے لے رہا تھا ایسٹو گویا ہوا

عمران نے اس کیس پر کام کرنے کی حامی بھر لی پھر اسکو دوران تنقیش اس نوجوان جس کا نام افتخار تھا اسکے ایک دوست پر شک ہوا عمران نے مجھ سے رابطہ کیا اور ساری بات مجھے بتائی میری نظروں سے بھی آج کل ایسی بہت سی خبریں گزر رہیں تھیں اور میری حیال سے یہ دشمنان ملک کی ایک سازش ہے کہ وہ ہمارے ملک کے باصلاحیت نوجوانوں کو ایسے غلیظ شوق کی طرف لگا کر انکی زندگیاں تباہ کر رہیں ہیں قصہ مختصر میں نے عمران کو اس کیس پر کام کرنے کی اجازت دے دی پھر اسکے بعد میں نے اسکی نگرانی پر جولیا کو لگا دیا

پھر ایکسٹو ان کو ساری تفصیل بتاتا چلا گیا آخر کار وہ بولا

آج میں نے آپ کو اس لیے اکٹھا کیا ہے آج اس فقیر کے بیان کے مطابق ان لوگوں کی میٹنگ ہوتی ہے اور وہ ایک مخصوص جگہ پر اکھٹے ہوتے ہیں اب آپ نے اس جگہ جا کر ان بیس کے بیس کارکونوں کو یا تو اغوا کرنا ہے یا ضروت پرنے پر قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا کیوں کہ یہ اس ملک کے ناسور ہیں یہ وہ سانپ ہیں جو تھیلی سے کھاتے ہیں اسی تھیلی میں سوراخ کرتے ہیں ہاں انکے باس کو زندہ پکڑنا

ہے دھیان رہے کہ وہ نکل نہ پاۓ جس جگہ وہ سب اکھٹے ہوتے ہیں وہ جگہ عمران کے علم میں ہے اب کسی ممبر کے ذہن میں کوی بات ہو تو پوچھ لے

ایکسٹو خاموش ہو گیا کمرے میں سناٹا چھا گیا مگر اس سناٹے کو عمران کے خراٹے چیر رہے تھے دفعتاً تنویر بولا

سر عمران اس جگہ کا معلوم ہے مگر عمران تو سو رہا ہے سر

تنویر نے عمران کو پھسانا چاہا تا کہ ایکسٹو عمران کو ڈانٹے

جولیا نے تنویر کو کھا جانے والی نظروں سے غورا

جس وقت اسکا جاگنا ضروری ہوتا ہے اس وقت وہ تم سے بھی زیادہ جاگ رہا ہوتا اور تم سے زیادہ ہوشیاری سے کام کرتا ہے تمہیں تو اس کا علم بھی نہیں ہوتا کہ تمہاری گاڑی کا کوی تعاقب تو نہیں کر رہا آیندہ احتیاط کرنا اور اینڈ آل

ایکسٹو کی آواز میں گہرا طنز تھا تنویر شرمندہ سا ہو گیا ایکسٹو اس بات پر اس پر چوٹ کی تھی کہ جب جب کل رات وہ فقیر کی گاڑی کا تعاقب کر رہا تھا تو اسے اس کا علم نہیں ہو سکا تھا کہ عمران بھی اسکا تعاقب کر رہا ہے

ہاں دے دیں تمہارے چوہے نے ہدایات

عمران نے آنکھیں کھول ایک جماہی لی

پھر تنویر کی طرف ایک طنزیہ نظر ڈالی اور بولا

جی جناب کہیں کیا حال ہے سنا ہے کہ چوہے نے آپ کی عزت افزای کی ہے

اس سے پہلے کے تنویر کچھ بولتا جولیا بول پڑی

عمران ایک گھینٹہ رہ گیا ہے میٹنگ شروع ہونے میں چلو چلیں

ہاں تم سب باہر رکو میں اس فقیر کو لے کر آیا اور وہاں باہر تین گاڑیاں کھڑی ہیں جن کی ڈکی میں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے تم ان میں جا کہ بیٹھو میں آتا ہوں

عمران لہجہ سنجیدہ تھا

سب کرسیوں سے اٹھے اور باہر نکل گ ےئ عمران ہاتھ جیب کی طرف گیا پھر تھوری دیر بعد وہ بھی چیونگم کو کچلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

تین گاڑیاں سڑک پر رواں دواں تھیں درمیان والی گاڑی کو فقیر ڈرایو کر رہا تھا اس سے آگے والی گاڑی میں عمران اور خاور تھے جبکہ پچھلی گاڑی میں تنویر جولیا نعمانی اور چوہان تھے تینوں گاڑیاں تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہیں تھیں عمران نے فقیر کو سمجھا دیا تھا کہ اسنے بلکل نارمل انداز میں وہاں جا کہ بیٹھ جانا باقی ہم خود سنبھال لیں گیں کیوں کہ فقیر کے پاس عمران کی بات ماننے کے سوا کوی چارہ نہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھااس لیے اسکو عمران کی کی بات ماننی ہی پڑی تھوری دیر بعد تینوں گاڑیاں رک گایں یہاں پر کثرت تعداد درختوں کی تھی یہی وہ جگہ تھی جہاں پہلی بار فقیر اپنے دوست کے ساتھ میٹنگ میں آیا تھا فقیر گاڑی سے اترا اس کے منہ پر پریشانی کے آثار تھے اتنی دیر میں سارے نیچے اتر چکے تھے اچانک عمران نے سرگوشی کی

جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں سارے باراتی آگ ئے ہیں بس ان باراتیوں کو گھیر لو میں ذرا دولہے کو قابو کروں گا چلو تم جاو

عمران نے آخری جملہ فقیر کو کہا اسنے اثبات میں سر ہلایا اور درختوں کے جھنڈ میں گھس گیا عمران او اسکے ساتھی بھی بے آواز قدم اٹھاتے ہوے اسکے پیچھے درختوں میں داخل ہو گ ئے تھوڑا سا چلنے کے بعد یکدم درخت ختم ہو گ ئے اب وہ ایک میدان کے اندر کھڑے تھے اور انکو خیمہ نظر آرہا تھا جو کہ کافی بڑا تھا عمران سمیت ساروں نے درختاں کے پیچھے پوزیشن لے لی فقیر نے عمران کی طرف دیکھا عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا فقیر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہو گیا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا عمران نے اپنے ہیڈ فون کا بٹن پریس کیا اس کے اندر سے آوازیں آنے لگیں دراصل عمران نے فقیر کو بغیر بتائے اسکے کالر کے اوپر ایک چھوٹا سا ڈکٹا فون لگا دیا تھا جو کہ آوازیں سسنے کا آلہ تھا چونکہ ڈکٹا

عمران کے کانوں پر جمے ہوئے ہیڈ فون کے ساتھ کنیکٹ تھا اس لیے عمران اب خیمہ میں ہونے والی ساری باتیں سن رہا تھا

پہلی آواز

خیرت ہے ابھی تک باس نہیں آئے پچھلی بار تو وہ بلکل وقت پر پہنچے ہوئے تھے

عمران چونک پڑا وہ سمجھ رہا تھا باس اندر ہے مگر ابھی تک باس آیا ہی نہیں تھا اچانک عمرام کو محسوس ایسا محسوس ہو جیسے زلزلہ آ رہا ہو دفعتاً زمیں ہلی اور ایک زوردار دھماکہ ہوا جیسے ہی دھماکہ ہوا عمران کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا وہ مکمل طور پر بیہوش ہو چکا تھا

رات کے تین بجے کا وقت تھا وہ بے چینی سے بستر پر کروٹ لے رہی تھی

کیا میں اسکو اپنی حقیقت بتا دوں

اسے سوچا پھر اسنے سر جھٹکا

نہیں نہیں میں اسکو اپنی اصلیت نہیں بتا سکتی اگر میں نے اسکو اپنی اصلیت بتا دی تو مجھ سے پھر کبھی نہ ملے گا

اسکا نام ماریہ تھا وہ مصر سے تعلق رکھتی تھی ۱۸ سال کی عمر میں وہاں ایک حادثہ میں اغوا ہو گئی تھی وہ ایک امیر کبیر خاندان سے تعلق رکھتی تھی پھر وہ ان لوگوں کے ہاتھ چڑھ گئی جو کہ لڑکیوں کی

خرید و فروخت کرتے تھے پھر ایک دن ایسا آیا کہ کے اسکا بھی ایک آدمی کے ساتھ سودا ہونے لگا پھر اسکو ہاتھ منہ باندھ کر ایک گاڑی میں بیٹھا دیا گیا تھا پھر اسکے بعد اسکو سفر کے بیچ سمندر کا شور بھی سنای دیا تھا جس کا مطلب تھا وہ سمندر میں سفر کر رہیں پھر آخر کار طویل سفر کے بعد اسے گاڑی سے اتارہ گیا تھا اب وہ ایک بڑی سی کوٹھی میں تھی آہستہ آہستہ اس پے سارے راز کھلنے لگے اسکو خریدنے والا عیاش طبعہ آدمی تھا اسکو آدمی کہنا ویسے بھی کسی طرح مناسب نہیں تھی اسکی عمر چھبیس سے زیادہ نہ تھی جو کہ عیاش طبعہ ہونے کے ساتھ ایک سیکرٹ ایجنٹ بھی تھا جو کہ مختلف ممالک سے معاوضہ لے کر دوسرے ممالک کے خلاف کام کرتا تھا اب ماریہ کو اپنے آپ کی حفاظت کرنی پھر ایک رات اسے قدرت نے موقع فراہم کیا ہوا یوں نوجوان جس کا نام مارکو تھا نشے میں دھت گھر آیا اسکے چہرے سے لگ رہا تھا اس نے کافی پیگ چڑا لیے ہیں پھر وہ بیڈ پر گرتے مست ہو کر نید کی وادیوں میں کھو گیا ماریہ نے اسکو سا تا دیکھ کر بھاگ جانے کی کوشش کی مگر کوٹھی کے دروزے پر دو مسلح حبشی پیڑھا دے رہے تھے یہاں سے مایوس ہونے کے بعد اسنے مارکو کے کمرے کی بر پور تلاشی لی دوران تلاشی اسکو کچھ ایسے کاغذات ملے جس میں مارکو کچھ ایسے راز تھے جو کہ اگر پولیس کے ہاتھ لگ جاتے تو مارکو کو بجلی والی کرسی سے کوی نہیں بچا سکتا تھا ماریہ نے اس کاغذات کو سنبھال کر رکھ لیا ایک دو دنوں بعد مارکو نے اس سے پوچھا کے تم نے میرے کچھ کاغذات دیکھے ہیں تو ماریہ معنی خیز انداز میں مسکرای پھر اس

نے مارکو کو دھمکایا کہ وہ کاغذات اس کے پاس ہی ہیں مارکو نے جب یہ بات سنی تو وہ آگ بگھولا ہو گیا مگر وہ اب ماریہ کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا پھر اسنے ماریہ کو لالچ دی کہ وہ کاغذات اسکے حوالے کر دے تو وہ ماریہ کو اسکے مل پہنچا دے گا مگر ماریہ جانتی تھی کہ جب تک یہ کاغذات اس کے پاس ہیں تب تک اسکی زندگی ہے ویسے بھی اب وہ واپس جاتی تو اسکے خاندان کا نام ہی بدنام ہوتا جو کہ ماریہ تصور میں بھی نہیں چاہتی تھی پھر ماریہ نے مارکو کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا کہ ماریہ اور مارکو اکھٹے رہیں گیں جس جس ملک مارکو مشن پے جاے گا تو ماریہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاے گا اور رات کو ماریہ الگ اور مارکو الگ سویں گیں مارکو نے یہ معاہدہ قبول کر لیا اب اس بات کو ایک دال ہونے کو تھا وہ اس دوران کئی مشنز میں مارکو کے ہمراہ جا چکی تھی مگر آج کل وہ ایک مشن مکمل کرنے ایک اسلامی ملک آئی ہوئی تھی مارکو تو پورا دن اپنے مشن کے کاموں میں مصروف رہتا جبکہ اسکے برعکس ماریہ ہوٹل کے کمرے میں بیھٹی بور ہوتی رہتی ایک دو دفعہ مارکو اسکو ایک جزیرے پر بھی لے گیا تھا جو کے مارکو کے بقول اسکا ہیڈ کواٹر تھا ماریہ کو یہاں کا تہزیب اور رواج بہت پسند آیا یہاں کی عورتیں مکمل ڈھک شک کے گھروں سے باہر نکلتی تھیں ماریہ یہ بات بہت اچھی لگی تھی کیوں کہ اس سے پہلے وہ جس ملک میں بھی گئی وہاں عورتیں ایسے لباس پہنتی کہ المان الحفیظ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دو دن پہلے جب کہ وہ ہوٹل کے حال میں بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اسکی ایک نظر ایک نوجوان پر پڑی جو کہ بہت خوبصورت تھا اور عمدہ قسم کے تھری پیس سوٹ نے اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے کھانا کھا کر وہ اٹھی اور اسکے ٹیبل پر پہنچ گئی پہلے تو نوجوان جھجھکایا مگر آہستہ آہستہ وہ ماریہ کے ساتھ فرینک ہوتا چلا گیا ماریہ کے استفسار پر معلوم ہوا کہ اسکا نام ماہل ہے اور اسکے ابو کی ایک بہت بڑی کپڑوں کی مل ہے پھر وہ شام تک بیٹھے باتیں کرتے وہے ماریہ ساری رات اس کے بارے میں سوچتی رہی رات کو مار کو بھی آیا جو کہ بہت غصہ میں تھا ماریہ نے کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا پھر اگلے دن بھی وہ ماہل کے ساتھ باتیں کرتی رہی ماہل اصرار کر رہا تھا کہ وہ کچھ اپنے بارے میں بتائے مگر ماریہ ٹال دیتی وہ اسکا کیا بتاتی مگت وہ سوچ رہی تھی کیوں نہ اس نوجون کو ساری بات بتا دی جائے شائد وہ اس کی کچھ مدد کر سکے ویسے بھی ماہل کا لہجہ بھی بڑا ہمدردانہ تھا اب بھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کل ماہل کو اپنے بارے میں کچھ نہ کچھ بتائے گی اور دیکھے گی کہ ماہل کے کیا تاثرات ہوتے ہیں یہ سوچتے ہی اسنیں اطمینان سے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو رہی تھی

پر کشش نوجوان تھا کردار کے لحاظ سے وہ خاصہ مظبوط تھا حالنا کہ وہ تقریباً تین سال تعلیم کے سلسلے میں باہر کے ملک رہا تھا طبیعت میں شوخ پنا کوٹ کوٹ کر بڑھا تھا دوستوں کی محفل میں ایسی باتیں کر جاتا کہ لوگ کئی دنوں تک اس بات کو یاد کر ہنستے رہتے ابھی اسکو واپس آئے ایک مہینہ ہی ہوا تھا والد

صاحب کی ایک کپڑوں کی مل تھی وہ سارہ دن ادھر حساب کتاب میں مصروف رہتے تھے ماہل کی شامیں اکثر ہوٹلوں میں ہی گزرتی تھیں ایسی ہی ایک شام کو وہ ماریہ سے متعارف ہوا تھا ماہل کے دل میں اس کے لیے بس اتنا تھا کہ چلو ٹائم پاس ہو جایا کرے گا اس سے آگے اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کیوں کے اسکی تربیت ہی ایسی کی گئ تھی مگر اسکو ایک بات ماریہ کی بہت کھٹکھتی تھی کہ وہ اپنے بارے میں کچھ کھل کر نہیں بتاتی تھی جب بھی وہ اس سے اسکے ماضی کے بارے میں پوچھتا تو وہ ٹال دیتی ماہل کے اندر جاسوسی کے جراثیم بھی بدرجہ اتم موجود تھے وہ بھی اسکے ایک دوست کے مرہون منت تھے جو کہ باہر ملک کرمنالوجی کی تعلیم لے رہا تھا چونکہ ماہل اور اسکے اس دوست کے ہوٹل میں کمرے ایک ساتھ تھے اس لیے کبھی کبھی وہ ایک دوسرے کے کمرے میں چلے آتے اور گھینٹوں باتیں کرتے وہ اس سے زیادہ تر اسی طرح کی باتیں کرتا ماریہ کو دیکھ کر ماہل کو ہلکہ شبہ سا ہوا تھا مگت بھر اسپر ایک دن خبط سوار ہوا اسنے کمرے تک ماریہ کا تعاقب کیا پھر اسنے کان لگا کر اندر کی آوازیں سننیں شروع کیں اندر سے ایک نوجوان کے بولنے کی آوزیں آرہی تھیں وہ بہت غصہ میں کہہ رہا تھا اج مجھے اپنے مشن کے اہم ساتھی اپنے ہاتھوں مارنے پڑے مایل کے کان کھڑے ہوگۓ تھے اسکے ذہن میں حیال آیا کیا پتا یہ کیی سیکڑت ایجنٹ ہو پھر ماہل نے بہت کوشش کی کے وہ کچھ اپنے بارے میں اگل دے مگر بے سود مگر آج ماریہ نے خود کہا تھا کہ کہ وہ کل خود اپنے بارے میں سچ سچ بتاے گی جبکہ

ماہل کے ذہن میں تھا کہ اگر اسنے کل بھی نہ بتایا تو وہ اسکو تین چار اکھٹے پیگ پلا دے گا جس سے اس کا ذہن آوٹ ہو جاے گا اور وہ اس سے سب کچھ اگلوا لے گا ماہل جیسا بھی تھا مگر یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوی اسکے ملک میں غلیظ ارادوں سے داخل ہو اس کا خیال تھا کہ اگر کوی اہم بات معلوم ہو گئ تو وہ پولیس کے بجاے سر رحمان کے بیٹے عمران کو بتا دے گا کیوں کے اسکے خیال میں عمران ہی وہ بندہ تھا جو کچھ کر سکے گا پولیس تو الٹا اس کے سر ہو جاے گی ماہل کو کل کے دن کا بیچینی سے انتظار تھا

عمران آج ہی ہسپتال سے ڈسچارج ہوا تھا دھماکے میں اسے کافی زخم آے تھے دھماکے کی ذد میں تنویر جولیا اور عمران ہی آے تھے خاور نعمانی بچ گ‍ئے تھے جب انہوں نے یہ صوتحال دیکھی تو عمران اور دونوں کو گاڑیوں میں ڈال کر فوراً ہسپتال پہنچ گ‍ئے بعد میں اس جگ سے پولیس کو بہت سے انسانی اعضا ملے ظاہر ہے یہ انہی کے تھے جو کہ میٹنگ میں شرکت کے لیے آے تھے تنویر اور جولیا کی حالت بھی کافی سنبھل چکی تھی ان دونوں کو عمران سے زیادہ چوٹیں آیں تھیں عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا سلیمان سے خدمت گاری کروا رہا تھا اب اس کے پاس کوی کلیو نہیں تھا جس کی بنا پر وہ اس گروہ کے سرغنا کو پکڑ سکتا

او سلیمان او سلیمان زرا ایک چاۓ تو لے آ

عمران نے ہانک لگای

اوہاں سلیمان چاے میں تھوری سے زہر بھی ملا دینا تا کہ دوبارہ چاے پینے کی نوبت نہ آے

سلیمان کی جھجھلای ہوی آواز کچن میں سے سنای دی

اوے سلیمان کے بچے میں نے تیرا کیا بگاڑ لیا جو تو میری موت کا خواہاں ہے

عمران کے لہجے میں غصہ تھا

بس آپ نے میرا کیا بگاڑنا وہ تو میری ہی قسمت پھوٹی تھی جو آپ کے ساتھ اس فلیٹ میں آ گیا آخاہ کیا

موجیں تھیں کوٹھی کی ہر روز اماں بھی کا شفقت بھرا ہاتھ پھرواتا تھا سر پر

سلیمان غمزدہ سا منہ بناے کمرے میں داخل ہوا اسکے ہاتھ میں چاۓ کی پیالی تھی

اچھا تو ایسا کیا کر جب بھی تیرا دل کرے اپنے سر پر ہاتھ پھیروانے کو تو میرے پاس آ جایا کر ایسا شفقت

بھرا ہاتھ پھیروں گا نا کہ تو ساری زندگی بس سر پر ہاتھ پھیرتا رہ جاے گا اور ساری زندگی یہی سوچتے

گزر جاے گی کہ مالک نے یہ میرے ساتھ کیسا ہاتھ کر دیا

عمران نے چاے کی پیالی پکڑتے ک

ہوے کہا

اس سے پہلے کی سلیمان کچھ کہتا باہر ڈور بیل بجی

او سلیمان دیکھنا زرا کس کے ہاتھ میں خارش ہو رہی ہے

سلیمان پاوں پٹختا ہوا دروازے کی طرف بڑھا تھوری دیر بعد وہ ایک دس یارہ سالہ لڑکے کا ہاتھ پکڑے عمران کے سامنے کھڑا تھا

جی جناب میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں عمران نے بچے کو اوپر سے نیچے تک بغور دیکھتے ہوے بولا کپروں سے بچہ کسی متوسطہ گھرانے کا لگ رہا

انکل وہ نہ

ارے ارے خدا کا کچھ خوف کرو میں تمہیں کہاں سے انکل لگتا ہوں ابھی تو میں معصوم سا کنوارہ ہوں

عمران نے ایسی مسمی صورت بنای کہ سلیمان کو بے ساختہ ہمسی آگئ عمران نے اسکو گھور کر دیکھا

بھای جان !وہ میں نہ گھر کا سودا لینے جارہا تھا کہ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ یہ سامنے والے فلیٹ میں جاو اور یہ خط انکے اندر والے کو دے دو اسنے مجھے اتنے سے کام کے پانچ سر روپے دیے

بچہ نے ایک الفافہ جیب سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا عمران نے الفافہ پکڑ لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

اچھا ٹھیک ہے پیارے بچے یہ لو میری طرف سے بھی تھورے پیسے رکھ لو

عمران نے جیب میں سے پیسے نکالتے ہوے کہا

پہلے تو بچہ جھجھکا یا پھر اسنے پیسے لے لیے بچہ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئ پھر وہ بڑبڑایا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آج تو بہت پیسے ہوں گ ئے ہیں میں منی کے لیے آج ایک اچھی سی گڑیا بھی لے جاوں گا اور کچھ دودھ بھی لے جاوں

عمران نے اسکی بڑبڑاہٹ آسانی سے سن لی وہ جھٹ سے اٹھا اور بچہ کو گلے لگالیا جبکہ سلیمان کی آنکھیں بھی نم ہو گیں پھر بچے کو رخصت کرنے کے بعد عمران الفافی کھولنے لگا

دھیان سے کہیں اس کے اندر بم ہی نہ ہو

سلیمان چلایا

ارے پگلے دشمنوں کو مجھ جیسے نکارہ پر بم ضائع کرنی کی کیا ضرورت بس وہ میرے ہاتھ میں کسی دوشیزہ کا ہاتھ دیں اسکے بعد واقعی تیرے مالک کی روح آسمان کی طرف پرواز کر جانی ہے

الفافہ کے اندر دے ایک ٹایپ شدہ کاغذ نکلا جس پر ایک تحریر درج تھی

تمہارہ بہت چرچا سنا تھا عمران اس لیے سوچا کہ تم سے دو دو ہاتھ کر ہی لیے جایں اس بار مجھے ایک مشن پر تمہارے ملک آنا پڑا جو کہ مجھے تمہارے دشمن ملک نے سونپا تھا اب تم خوب جانتے ہو کے تمہارہ سب سے بڑا دشمن ملک کون ہے پر مجھے اس سے کیا سروکار مجھے تو بس پیسے سے سروکار ہے اور ہاں مجھے امید ہے کہ تمہیں اس ناکامی سے کافی سبق مل چکا ہو گا مجھے پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے ویسے بھی میں تھورے دنوں میں اور کارکن اکھٹے کرلوں گا ان بیس کی میری نظروں میں کوی وقعت نہیں جو کہ

دھماکے میں خلاک ہوے کیوں کے وہ تمہارے ہی ملک کے نوجوان تھے اور ہاں تم سوچ رہے ہو گے کہ مجھے اس کا کیسے پتا چل گیا کہ میں اس جگہ پر چھاپا مارنے والا ہوں تو سنو پیارے اگر تم اس نوجوان کے کالر پر آوازیں سسنے اولا آلا لگا سکتے ہو تو میں کیوں نہیں لگا سکتا پیارے میں تمہیں اور تمہاری نام نہاد سیکرٹ سروس کو چیلنج کرتا ہوں مجھے پکڑ کے دکھاو اور ہاں کل کے اخبار میں بھی میرا چیلنج آے گا اور جب تم مجھے نہیں پکڑ سکو گے تو دنیا میں تمہاری اور تمہاری سیکرٹ سروس کا خوب مذاق اڑے گا ٹاٹا

ٹاٹا

مارکو

عمران نے خط پڑھ کے جیب میں رکھ لیا بات واقعی پریشانی کی تھی کیوں کہ ابھی اسکے پاس مارکو کے خلاف کوی کلیو نہیں تھا

مارکو جو کہتا تھا وہ کر دیکھاتا تھا مارکو جس ملک میں پایا جاتا اس ملک میں خوف کی لہر دور جاتی عمران نے اور کوٹ پہنا اور فلیٹ سے باہر نکل گیا وہ سوچ رہا تھا کسی ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد چاے کی چسکیاں لیتے ہوے اس معاملے کے بارے سوچے گا ماہل کے چہرے سے پریشانی ٹپک رہی تھی وہ ہوٹل مانٹو میں بیٹھا ماریہ کا انتظار کر رہا تھا مگر ماریہ کا دور دور تک پتا نہیں تھا اچانک اسکے چہرے پر اطمینان کی لہر دور گئ اسے ماری سیڑیوں سے نیچے اترتی دکھای دی تھوری دیر بعد وہ ماہل کے سمنے بیٹھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس سے گپ شپ لگا رہی تھی مگر ماہل کو ان باتوں سے بلکل دلچسپی نہ تھی اسے تو بس یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ لڑکی اسکے ملک میں کس لیے آئی ہے اسکا مقصد سیر و تفریح کے علاوہ کچھ اور تو نہیں

کیا بات ہے آج تم کچھ بیچین بیچین سے لگ رہے

ماریہ مسکرا کر بولی

کچھ نہیں بس ویسے ہی ماہل نے زبردستی مسکراتے ہوے کہا پھر اسنے ویٹر کو اشارہ کیا ویٹر تیر کی طرح سیدھا انکی طرف آیا

یس سر

وہ مودبانہ لہجے میں بولا

ایک وہسکی کی بوتل اور دو گلاس لے آو

یس سر

پیارے تم تو کہتے تھے تم پیتے نہیں اب یہ سب! کیا مقصد ہے اسکا

پر ماہل نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا اسکے چہرے پر ایک پر اسرار مسکراہٹ رینگ رہی تھی تھوری دیر بعد ماہل وہسکی گلاس میں انڈیل رہا تھا اسنے دونوں گلاس بھر لیے ایک گلاس اسنے ماریہ کی طرف سرکایا ماریہ نے گلاس ہونٹوں سے لگایا اور کسی پیاسے کی طرح ایک سانس میں پورا گلاس خالی کر دیا ماہل نے

دوسرا گلاس بھی اس کی طرف بڑھادیا ماریہ نے اسے گھورا پھر بغیر کچھ کہے گلاس اٹھایا اور منہ سے لگا آدھا گلاس پی کر اسنے باقی آدھا میز پر رکھ دیا اب وہ نشے میں آوٹ ہو چکی تھی ماہل کو اسی وقت کا انتظار تھا وہ بولا

وہ تم مجھے کل کہہ رہی تھی کہ تم مجھے اپنے بارے میں بتاو گی

ہاں ہاں کیوں نہیں میں نے تہیہ کر لیا ہے تمہیں سب کچھ بتادوں گی پھر اسکے بعد ماریہ بولتی چلی گی ماہل ساری کہانی بغور سن رہا تھا ماریہ کو کوی ہوش نہیں تھی بس وہ وہ جھوم جھوم کر ساری تفصیل بتا رہی تھی دفعتاً ماہل بولا

مجھے یہ بتاو کہ مارکو نے کبھی تمہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کس مشن پر یہاں آیا ہے

نہیں اسنے مجھ سے اس بارے میں کوی بات نہیں کہ ہاں البتہ وہ مجھے ایک دفعہ ایک بوٹ میں بیٹھا کر ایک جزیرے پر لے گیا تھا میری آنکھوں پر پٹی باندھی گئی تھی اسنے مجھے وہاں لے جا کر پورا جزیرہ دکھایا تھا اور کہا تھا کہ یہ ہمارہ ہیڈ کواٹر ہے

آہم

ماہل سوچ رہا تھا یہ کوی بہت بڑا معاملہ لگتا ہے اب اسکو عمران کو انفارم کرنا ہی پڑے گا

چلو ٹھیک آو میں تمہیں تمہارے کمرے تک چھور آتا ہوں تمہاری حالت بہت خراب ہو رہی ہے

پھر ماہل اسکو اسکے کمرے تک چھوڑ آیا تھا کمرے تک چھور کے آنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ کمرے کا نمبر معلوم ہو جاے پھر وہ نیچے اتر کر ہال میں آ گیا ابھی وہ اپنی میز پر بیٹھا ہی تھا کہ نوجوان اسکے ٹیبل کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا ماہل نے منہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا اسکو ایسے دیکھنے لگا جیسے اسکو نوجوان کی یہاں آنے کی ایک فیصد امیف نہ ہو وہ نوجوان کے استقبال کے لے کھڑا ہو گیا

عمران کی گاڑی ہوٹل مانٹو کی طرف رواں دواں تھی اسنے سوچا کہ پہلے ہوٹل مانٹو میں جا کر کھنا کھایا جاے پھر کوی لائحہ عمل تیار کیا جاے گاڑی پارکنگ کر کے وہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہوا ہال میں اتنا رش نہیں تھا عمران ایک ٹیبل پر جا کہ بیٹھ گیا ایک ویٹر کو اشارہ کیا وہ تیر کی طرح میز کی طرف آیا یس سر مگر عمران کچھ نی بولا اسکا چہرہ یکدم غمگین ہو گیا یس سر اس بار ویٹر کی آواز کافی اونچی تھی عمران ایسے اوچھلا جیسے اسکو کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو ویٹر بھی بوکھلا گیا ہال میں بیٹھے ہوے کئ لوگوں کے چہروں پو مسکراہٹ دوڑ گئ ارے اتنا اونچا بولنے کی کیا ضرورت ہے خدا کا خوف کرو تمہارے پاس ہی تو بیٹھا تم نے تو مجھے ایسے مخاطب کیا جیسے میں کوہ قاف کی کسی اونچی چوٹی پر براجمان ہوں اور میرے کانوں میں تمہاری آواز نہ پہنچ رہی ہو عمران کی زبان چل پڑی سر آپ آرڈر دیں ویٹر جھنجھلایا اچانک عمران کی نظریں ہوٹل کے دروازے کے طرف اٹھ گیں دروازے سے ماہل اندر داخل ہو رہا تھا ماہل عمران کا بہت اچھا دوست تھا

کسی تقریب میں وہ عمران کی مزاخیہ باتیں سن کر اس سے بہے متاثر ہوا تھا ماہل تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اسکے ساتھ والی میز پر بیٹھ گیا اسنے عمران کو نہیں دیکھا تھا عمران نے جلدی سے ویٹر کو آرڈر دیا اور دوبارہ ماہل کی طرف متوجہ ہو گیا عمران نے سوچا ماہل سے گپ شپ کرنی چاہے ابھی وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ماہل کی میز پر ایک لڑکی آکر بیٹھ گی چہرے کے خدوخال اور نقوش مصری لڑکیوں سے ملتے تھے ماہل نے بھی اسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ماہل اس لڑکی کو اچھی طرح جانتا ہے پھر وہ باتیں کرنے لگے ان کی آوازیں عمران تک باسانی پہنچ رہیں تھیں ویسے عمران کو حیرت ہورہی تھی کہ ماہل کو تو لڑکیوں سے بلکل بھی دلچپسی نہ تھی مگر یہاں تو معاملہ ہی الٹ تھا عمران نے ایسے سر ہلایا جیسے کچھ سمجھ نہ پارہا ہو عمران ماہل کو ایسے آنکھیں پھار پھار کر دیکھنے لگا جب ماہل نے ویٹر سے ایک بوتل وہسکی کی منگوای عمران نے حیرت سے سر پر ہاتھ پھیرا کیوں کہ ماہل کو تو وہسکی اور شراب جیسی چیزوں سے بیحد نفرت تھی اتنی دیر میں ویٹر عمران کی میز پر کھانا سرو کر چکا تھا اب عمران آہستہ آہستہ کھانا کھارہا تھا مگر عمران کے کان بدستور انکی طرف لگے ہوے تھے لڑکی وہسکی پی کر آوٹ ہوچکی تھی دفعتاً ماہل نے لڑکی سے کچھ پوچھا پھر لڑکی بولتی چلی گئ جیسے جیاے عمران ساری باتیں سنتا رہا اسکی مسرت میں اضافہ ہوتا رہا قدرت نے اتفاقاً اسکو اس معاملے ایک کلیو مہیا کیا تھا ماہل اسکو کمرے تک چھورنے گیا عمران کو ماہل کی ذہانت پر رشک آرہا تھا کہ کیسے اسنے لڑکی کو وہسکی پلا کر اس سے

ساری معلومات حاصل کر لیں تھیں عمران نے کھانا ختم کر کے ویٹر سے بل منگوایا اور ماہل کے نیچے آنے کا انتظار کرنے لگا تھوری دیر بعد ماہل نیچے آتا دکھای دیا عمران نے بل کی پے کی اور ماہل کی میز کی طرف لپکا ماہل بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اسنے اٹھ کر معانقہ کیا پھر دونوں میز پر بیٹھ گ ئے اچھا ہوا عمران صاحب آپ مجھے یہیں مل گ ئے کچھ ضروری باتیں آپ کو بتانی تھی ماہل کے چہرے پر جوش کے آثار تھے مجھے سب کچھ پتا چلا گیا ہے میں نے تمہاری ساری باتی، سن لیں ہیں مجھے تم پر فخر ہے کہ کیسے تم نے اسکو وھسکی پلا کر اس سے معلومات اگلوالیں عمران کے منہ سے اپنی تعرید سن کر ماہل کے چہرہ خوشی لال ہو گیا ارے تم اتنے لال پیلے کیوں ہو رہے ہو وہ کوی اور تھا جو تمہاری ممبسو سالے بھاگا تھا میں تو انتہای شریف سا نوجوان ہوں عمران نے بوکھلانے کی ایکٹنگ کی ماہل کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گی ارے عمران صاحب کیسی باتیں کر تیں ہیں اگر آپ میری ممبسو سا بھی لے بھاگیں تو میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا ارے آرام سے بولا جو لیا یہیں کہیں کان لگاے ہماری باتیں سن رہی ہو گی اسنے سن لیا نا کہ میں کسی کی ممبسو سالے بھاگنے کے چکر میں ہوں تو اسنے میرا حشر نشر کر دینا عمران نے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا اچھا ٹھیک ہے تمہارہ بہت شکریہ کہ تم نے مجھے ایک قیمتی کلیو فراہم کیا باقی باتیں بعد میں ہو گیں اچانک عمران سنجیدہ لہجے میں بولا ماہل نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران سے ہاتھ ملا کر ہوٹل کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا عمران بھی ہوٹل سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر واچ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ٹرانسمیٹر پر فریکونسی سیٹ کرنے لگا تھوری دیر بعد وہ بیلک زیرو کا حکم دے رہا تھا صفدر کو کہو کہ مانٹو ہوٹل کے کمرہ نمبر 86 کی نگرانی کرے اور مسلسل رپورٹ دیتا رہے یس سر اور اینڈ آل عمران نے گاڑی سٹارٹ کی اور پارکنگ سے باہر نکالنے لگا اسکا چلتا منہ اسکے منیہ میں چیو نگم ہونے کا اعلان کر رہا تھا

اخبار لے لو

اخبار لے لو

آج کی تازہ خبر اور انوکھی خبر

اخبار بیچنے والا آواز لگا رہا تھا سب اخبار میں مار کو کا چیلنج ابتدائی صفحات پر نمایاں نظر آرہا تھا دھر ادھر کاپیاں فروخت ہو رہیں تھیں اور ٹی وی چیلنز پر صحافی تبصرے کر رہے تھے کچھ کا خیال تھا کی یہ مجرم جلد ہی اپنے انجام کو پہنچے گا اور کچھ کا خیال تھا مجرم کوی انتہای چالاک اور عیار ہے اور کسی بل بوتے پر ہی اسنے سیکرٹ سروس کو چیلنج کیا ہے جو بھی ہو عمران اپنے فلیٹ میں ناشتہ کر رہا تھا اور اخبار ٹیبل پڑا تھا جس کو عمران وقتاً فوقتاً اٹھا کر دیکھ رہا تھا ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوا ہی تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو کی کال آگئ

ہاں کالے صفر کیا بات ہے کہیں میرے لیے کوی لڑکی وڑکی پسند تو نہیں کرلی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سر مجھے لگتا آپ کے نصیب میں جو لڑکی ہے نہ اس وقت دوسروں کو چکر دے رہی ہو گی چھوڑیں آج کا اخبار دیکھا آپ نے؟؟؟

ہاں دیکھ لیا مارکو نے سیکرٹ سروس کو چیلنج کیا ہے

تو آپ نے کوئی ایکشن نہیں لینا میرے خیال سے مانٹو ہوٹل کے کمرہ نمبر 86 میں رات کو شاید مارکو ماریہ سے ملنے آئے اگر کہیں تو اسکو وہیں دھر لیں گیں

نہیں مارکو تو اب سمجھو ہماری مٹھی میں ہی ہے بس مجھے اس جزیرے کا پتا چلانا ہے جس کو مارکو اپنا ہیڈ کوارٹر کہتا ہے میرے خیال سے سفید زہر کی ایک بڑی تعداد وہیں سے برآمد ہو گی اور دوسری بات یہ کی میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کس ملک نے مارکو یہ مشن سونپا تھا

عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا

آپ مارکو کو قابو کر کے اس سے اگلوا لیں

بلیک زیرو نے کہا

ہر پہلو پر نظر رکھنی پڑتی کالے صفر مارکو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن پر تشدد کار گر ہو وہ مر تو جائے گا مگر اپنی زبان نہیں کھولے گا میں بس اس انتظار میں ہوں کہ کب وہ ماریہ کو لے کر اس جزیرے پر جائے تا کہ ہم بھی اسکا تعاقب کرتے ہوئے اس جزیرہ تک پہنچ سکیں رہی بات چیلنج کی تو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کو بھول جاو وقت آنے پر اس چیلنج کا ایسا جواب دیا جاے گا کہ جس کہ کہنے پر یہ چیلنج شائع کروایا گیا ہے شرمندہ اور رسوا ہو کر رہ جاے گا

عمران کا لیجہ سرد تھا

کیا مطلب کیا مارکو نے خود یہ چیلنج نہیں دیا

بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی

ہاں پیارے یہ جو چیلنج ہے نہ یہ بھی مارکو اس ملک کے کہنے پر دیا ہے جس نے اسکو یہ مشن سونپا تھا وہ ملک چاہتا ہے کہ سیکرٹ سروس کی خوب بدنامی ہو مگر جب تک اللہ نے چاہا یہ ہاکسار ان جیسے مجرموں منہ توڑ جواب دیتا رہے گا

عمران کے لہجی درشتگی تھی

اوہ مطلب ایک تیر سے دو شکار کرنے کا سوچ رہا ہے یہ ملک

ہاں پیارے اب بس صفدر کی رپورٹ کا انتظار ہے کہ مارکو آیا کہ نہیں ہوٹل مانٹو میں چلو گڈ بائے اور اینڈ آل

عمران نے ایک طویل سانس لیا پھر پاس پڑے اخبار کو اٹھا کر پڑھنے لگا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رات کے تقریباً ۳ بجے کا وقت تھا ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا سمندر میں لہروں کا شور گونج رہا تھا سمندر میں ایک لانچ انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اسکے کچھ فاصلے پر ایک لانچ اسکا تعاقب کر رہی تھی اس لانچ پر عمران صفدر اور تنویر تھے اب اسے تقریباً ایک گھینٹہ پہلے صفدر نے رپورٹ دی تھی کہ مارکو مانٹو ہوٹل میں آچکا ہے اور وہ اس کمرہ میں ہے جس میں ماریہ موجود ہے عمران نے اسکو کہا تھا کہ وہ مسلسل ان پر نظر رکھے وہ بھی آرہا ہے مگر ابھی عمران آدھے راستے میں ہی تھا کہ اسے عمران کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی کہ مارکو اور ماریہ گاڑی میں بیٹھ کر کہیں جا رہیں ہیں ویسے انکا رخ ساحل کی طرف ہے عمران بھی اسی روڈ پو روانہ ہو گیا جس روڈ سے ساحل جانے کا رستہ تھا تھوری ہی دیر بعد وہ اور صفدر دونوں انکا تعاقب کر رہے تھے ساحل کے پاس پہنچے تو وہ وہاں ایک لانچ تیار کھری تھی مارکو اور ماریہ اس میں بیٹھ کر سمندر میں گم ہو گئے عمران اسی خطرے کے پیش خطر ایک لانچ کا پہلے سے وہاں انتظام کر رکھا تھا تنویر عمران کے ساتھ ہی آیا تھا اب وہ تینوں بھی بھی اپنی لانچ میں بیٹھ کر اس لانچ کے تعاقب میں روانہ ہو گئے تھے سمندر میں دونوں لانچز رواں دواں تھیں دفعتاً تنویر بولا

اتنا گھڑاگ پھیلانے کی کیا ضرورت تھی ہم مارکو کو منٹو ہوٹل کے کمرے میں ہی پکڑ لینا چاہیے تھا

انداز جھلایا ہوا تھا

واہ تم تو بہت ذہین ہو گ ئے ہو مجھے تو یہ خیال ہی نہ رہا

عمران تھوڑا سا شرمندہ کو بولا

تنویر کا سینہ پھول گیا

اچھا ویسے ایک بتانا میں تو رہا نزا کم عقل کا کم عقل مجھے ایک بات سمجھ نہیں آ رہی اگر میں مارکو کو ادھر کمرے میں ہی قابو کر لیتا اور اس سے اگلوا بے کی کوشش کر تا کے وہ جزیرہ کہاں ہے جس پر اسنے سفید زہر کا ذخیرہ اسٹاک کرر کھا ہے تو اگر وہ جزیرہ کا پتا بتانے کے بجاے موت کو ترجیح دیتا تو جزیرہ کا پتہ شہنشاہ افراسیاب یا برق رفتار نے آ کر بتانا تھا

عمران کے لہجے میں گہرا طنز تھا تنویر کھو کھلی سی ہنسی ہنسا پھر چپ ہو گیا چہرہ پر خجالت کے آثار تھے صفدر اس کیفیت سے لطف اندوز ہو رہا تھا اچانک عمران بولا

مجھے دور ایک سیاہ سی لکیر نظر آ رہی ہے جو کہ یقیناً جزیرہ ہے

تنویر اور صفدر نے جلدی سے آنکھوں سے دوربین لگای واقعی وہ کوی جزیرہ ہی تھا مارکو کی لانچ بھی اسی طرف بڑھ رہی تھی پھر اچانک مارکو کی لانچ اس جزیرے کے پاس جا کی رک گئ

پھر مارکو اور ماریہ لانچ سے اترے اور جزیرے پر پہنچ گ ئے جزیرے کے کنارے پر کوی آٹھ دس آدمی کلاشنکوف اور مشین گنز لیے مارکو اور ماریہ لے استقبال کے لیے کھڑے تھے شاید مارکو نے انکو

اپنے آنے کی اطلاع پہلے ہی بھجوادی تھی پھر ماریہ اور مارکو اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلتے چلتے جزیرے میں گم ہو گئے

ہو نہ ہو یہ وہی جزیرہ ہے جس کو مارکو نے ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے اور اس جزیرے پر ہی مارکو نے وائٹ ویژن کا اسٹاک کر رکھا ہے تنویر بولا

ہری اپ

عمران نے کہا انکی لانچ بھی جزیرے کے پاس پہنچ گئی تھی پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں جزیرے پر موجود درختوں کی اوٹ میں تھے پورے جزیرے پر صرف ایک عمارت تھی جو کہ کافی بڑی تھی وہ تینوں اسکی طرف بڑھنے لگے اچانک مارکو اور اسکے ساتھی اس عمارت سے نکلے ان سب کے ہاتھ میں ایک ایک بریف کیس تھا یہاں تک کہ ماریہ کا ہاتھ بھی خالی نہ تھا

جیسے ہی یہ ہمارے پاس سے گزریں گیں ہم نے انکو قابو میں کرنا ہے میں مارکو کو سنبھالوں گا صفدر تم ماریہ کو اور تنویر تم ہم دونوں کو کور کرنا

عمران نے سرگوشی کی

پھر جیسے ہی مارکو عمران کے پاس سے گزرا عمران نے یک بیک چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا مارکو پر جا پڑا مارکو اس آفت نگہانی سے گبھرا گیا اسکے ہاتھ سے بریف کیس چھوٹ گیا ادھر صفدر نے ماریہ کو پکڑ لیا

اسنے مزاحمت کی مگر صفدر کے سامبے اسکی ایک نہ چلی اچانک مارکو کے ستھیوں میں سے ایک نے مشین گن کارخ عمران کی طرف کیا اس سے پہلے کی وہ گولی چلاتا ایک سنسناتی گولی اسکے سر پر ٹھک سے آ کے لگی وہ ادھر ڈھیر ہو گیا یہ تنویر تھا جو کہ مارکو کے ساتھیوں کو ٹھکانے لگا رہا تھا ادھر مارکو نے سنبھلتے ہی اپنی کہنی عمران کے ناک پر دے ماری عمران بلبلا اٹھا گرفت کمزور ہوتے ہی مارکو کسی مچھلی کی طرح تڑپا اور عمران کی گرفت سے نکل گیا عمران نے اسکی ٹانگ میں اپنی ٹنگ اڑا دی وی دھڑم سے گڑا اگر اسنے اپنے ہاتھ زمین پر نہ رکھ لیے ہوتے تو اسکے چہرے کا بھرتا بن جانا تھا

بڑا ناز ہے تمہیں اپنے پر مارکو یہی غرور تمہیں لے بیٹھے گا

عمران بولا اسکے چہرے پر غصہ کے آثار تک نہ تھے جبکہ مارکو کا چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا

عمران ابھی تمہیں نہیں پتا کہ مارکو کس طوفان کا نام ہے جب یہ طوفان آتا ہے تم جیسے حقیر تنکوں کو اپنے ساتھ لے آڑتا ہے

پھر اچانک مارکو نے اپنی جیب میں ریلور نکالا اور عمران پر تان لیا اس سے پہلے تنویر کچھ کرتا مارکو نے گولی چلادی عمران سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے گولی سے صاف بچ گیا اب مارکو متواتر گولیں اں چلارہا تھا اور عمران بندر کی چرح اچھل کود کر سنگ آرٹ سے گولیوں سے بچ رہا تھا اچانک مارکو کے ریلور سے ٹرچ ٹرچ کی آواز آئی گولیاں ختم ہو چکین تھیں مگر عمران کا بال بھی بیگا نہیں ہوا تھا مارکو نے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جھلا کر ریلوار عمران پر دے مارہ مگر عمران جھکای سے کر صاف بچ گیا اچانک عمران تیزی سے دوڑا ارو پستول سے نکلی ہوی گولی کی طرح مار کو سے جا ٹکرایا مار کو نیچے گر گیا عمران نے اسکی ٹانگوں میں ٹنگیں پھسا کر مخصوص انداز سے جھٹکا دیا اچانک کڑک کی آواز آی جیسے کوی ہڈی ٹوٹی ہو عمران اور مار کو دونوں درد کے مارے چلا اٹھے

مار کو کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی عمران اس لیے چیخا تھا کہ مار کو نے اپنا ایک زوردار ہاتھ عمران کے ناک پر رسید کیا تھا مار کو پڑا کراہ رہا تھا اسکے سارے ساتھی بھی زخمی حالت میں پڑے کراہ رہے ان میں سے کچھ ملک عدم کی طرف راہی ہو چکے تھے تھوری دیر بعد عمران اس عمارت کی تلاشی لے رہا تھا عمارت کے ایک کمرے آلات کا جال بچھا ہوا تھا ان آلات سے مدد لے کر مار کو اپنے سارے ایجنٹوں کو یہیں سے ہدایات دیتا تھا عمران کو جس چیز کی تلاش تھی اس کا نام ونشان تک بھی نہ تھا اب عمران چیونگم کچلتے ہوے سوچ رہا تھا کہ ہو نہ ہو اس عمارت میں کوی خفیہ تہ خانہ ہے اتنے میں تنویر کمرے میں داخل ہو

اب کب تک یہاں محو استراحت فرمانی ہے جناب نے اور کس چیز کی تلاش ہے افلاطون کو تنویر کہ لہجے میں طنز تھا

بس کیا کروں اپنے لیے کوی رفیقہ حیات تلاش کر رہا ہوں

عمران نے سرد آہ بھری

یہ منہ اور مسور کی دال ہنہ

تنویر نے بڑا سا منہ بنایا عمران نے اسکی بات کوی جواب نہ دیا دفعتاً اسنے دیوار کی جڑ میں پاوں مارا اور کسی دروازہ کے کھلنے کا انتظار کرنے لگا مگر بے سود

تنویر نے ایک طنزیہ نگاہ عمران پر ڈالی اور باہر کی طرف چل دیا عمران نے دوبارہ اسی دیوار کی جڑ میں پاوں مارا اچانک اسی دیوار میں ایک خلا سا نمودار ہوا جس میں سے سیڑہیاں نیچے جارہیں تھیں

ہنہ اب تو دءواریں بھی میری دشمن ہونے لگیں اگر یہ پہلی ہی ٹھوکر میں کھل جاتی تو تنویر میرا کچھ رعب ہی پڑ جاتا مگر مجال ہے جو اس دیوار سے ارے ارے

یعنی لا حولا ولا قوہ

پھر وہ سیڑھیاں نیچے اترتا چلا گیا تہ خانے کا منظر دیکھ عمران نے زور سے سیٹی بجھای ڈ

آدھے سے زیادی س

بڑے بڑے سفید پیکٹوں سے بھرا پڑا تھا جن میں سفید زہر کے سوا کچھ نہ تھا اسی تہ خانے کی ایک الماری میں سے اسے مارکو کے متعلق کچھ دستاویزات بھی مل گیں جن کی رو سے عمران یہ پہچان چکا تھا کہ وہ کون سا ملک ہے جس نے اسکے ملک کے خلاف ایسی سازش کی تھی عمرانے نے وہ داستاویزات

جیب میں ٹھونسی اور منہ چلاتا ہوا تہ خانے سے باہر نکل گیا پھر دو گھینٹو بعد بہت سے آدمی سفید زہر کے زخیرے کو سمند کے نذر کر رہے تھے ایک ایک پیکٹ کھول کو اسکا پوڈر سمندر میں بہایا جارہا تھا

تھوری دیر بعد عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا کافی پی رہا تھا کہ فون کی گھینٹی بجے عمران فون اٹھایا تو دوسری طرف کی آواز سن کر چونک اٹھا

تم میری توقع سے زیادہ نکلے مجھے امید نہیں تھی کہ ان پسیماندہ ملکوں میں ایست زہین ایجنٹ پایں جایں گی اس بار میرا مشن بڑی طرح ناکام رہا مگر میں جلد ہی واپس آوں گا تمہاری جیلیں اتنی مظبوط نہیں کی مار کو جیسے لوگوں کو رکھ سکیں

دواری طرف مارو کو تھا فون بند ہو چکا تھا مگر عمران نے ایسا منہ بنایا جیسے کوی کڑوی چیز نگل گیا ہو مگر تھوری دیر بعد اسکے خراٹے پورے کمرے مءں ایسے گھونج رہے تھے جیسے وہ گھوڑوں کا پورا اصطبل بیچ کر سویا ہو

ختم شد

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels